اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا

جلد ۶ — نمبر ۲۳

مصباح

زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

یکم دسمبر ۱۹۳۲ء — چندہ سالانہ دو روپیہ آٹھ آنے — ۲ شعبان المعظم ۱۳۵۱ھ

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

پیارے محمدؐ کی پیاری باتیں	۳/۸	محترمہ اہلیہ علامہ حافظ روشن علی صاحب مرحوم
وفات مسیح ناصری	۸/۱۳	" عائشہ صدیقہ قادیان ....
آنحضرت صلعم کے احسانات عورتوں پر ...	۱۳/۱۵	(نصیرہ ......
طبقہ نسواں کی ہندو بیگم شاہ نواز ...	۱۵/۱۷	(عبد الوہاب صاحب عمر) ...
نمائش دستکاری خواتین		(سیکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان) ...
جلد ۶ کا اختتام		(ایڈیٹر) ......

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماں کی محبت

(۱) سینہ ہے تیرا الفتوں کا بحرِ بیکراں! — جسمیں محبتوں کی ہیں موجیں رواں دواں
شفقت کی ناؤ جس میں سدا رہتی ہے رواں — نقشِ وفا لئے ہوئے دمساز کارواں

(۲) حیران دل ہے یہ تیرا ایثار دیکھکر! — تیرے حسین جذبوں کی رفتار دیکھکر
ہستی کو تیری وقفِ صد افکار دیکھکر — بے آز نفع یوں تجھے غمخوار دیکھکر

(۳) بے لوث دل ہے تیرا محبت سرا ہے یہ — بے مکر و بے ریا ہے، عجب باوفا ہے یہ
لاکھوں صعوبتوں پہ سراپا دعا ہے یہ — سو سو اذیتوں میں بھی، ہر دم فدا ہے یہ

(۴) اے مادری وفا تو جہاں میں ہے بیمثال — تیرے کمالِ صدق کو ہرگز نہیں زوال!
سو انقلاب دلکو کریں تیرے پائمال! — لختِ جگر سے پھر بھی نہیں تجھکو کچھ ملال

(۵) "تو خیز زندگی" میں بھی تو ہی رہی معیں! — پروان جب چڑھی تو رہی پھر بھی تو قریں
وہ بینظیر الفتیں، ابتک ہیں دل نشیں — کیونکر انہیں بھلائے بھلا یہ دلِ حزیں

(۶) یوں "یاد تیری" سینہ و دل میں ہوئی مکیں — گلشن میں پھول پھول میں بوئے خوشِ زمیں
تاریک رات تیری تصور سے ہے حسیں — اے نعمتِ عظیمہ کہ جس کا بدل نہیں

(۷) جب سے سپردِ زندگیٔ مستعار کی — حالت نہ پوچھ میرے دلِ داغدار کی
مولا سے اپنے میں نے دعا بار بار کی — تجھ پر ہزار رحمتیں، پروردگار کی

باغِ ارم میں روح کو تیری خوشی رہے
فردوس کی شمیم سے تربت بسی رہے

شمیم
[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان ۔ مورخہ یکم دسمبر ۱۹۳۲ء

پیارے محمدؐ کی پیاری باتیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چہ نسبت خاک را با عالم پاک ۔ میں بے مایہ و تہی دست بے سروسامان ۔ میرا دائرہ علم تنگ اور احاطۂ معلومات نہایت محدود ۔ ایسی صورت میں پیارے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائل ستودہ و اوصاف حمیدہ کے اظہار کی خاطر قلم اٹھانا تو میرے منہ سے بڑی بات ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمیع کمالات کے ایسے ناپیدا کنار سمندر ہیں ۔ جس میں پڑنے سے انسان کے ہوش و حواس باختہ اور عقل خیرہ رہجاتی ہے کہ انسان کیا لکھے اور کیا چھوڑے ۔ اُف میری تو یہ حالت ہوتی ہے کہ اس میں غوطہ زن ہوتے ہی بالکل چٹان کیطرح منجمد ہو کر رہجاتی ہوں ۔ لہذا اسی پر اکتفا کرتی ہوں ۔ کہ آج پھر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمائے ہوئے دُرِّ بے بہا سے ہی حاضرات مجلس کی مہمان نوازی اور میزبانی کروں ۔ دیکھئے ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے متبعین کو تزکیہ نفس ۔ اصلاح ذات البین کی تلقین ایک نہایت ہی مختصر فقرے میں فرمائی ہے ۔ فرماتے ہیں ۔ المسلم مراٰۃ المسلم ۔ کیا معنے ۔ کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے اور اسلام کی سچائی ثابت کرنے کے لئے موجودہ تمدن کے لحاظ سے جسقدر یہ اصل مفید و بابرکت ہو سکتا ہے ۔ اتنا کوئی نقلی یا عقلی دلیل کام نہیں آسکتی ۔ دنیا میں انسان کو مدنی الطبع ہونے کیوجہ سے کسی ایسے ہمدرد کی ضرورت ہے ۔ جو اسے نقائص و عیوب سے متنبہ کرتا رہے ۔ اور مفید مشوروں سے اسکی رہنمائی کرے ۔ تو اس فقرہ میں رہبر ملت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بتایا ہے ۔ کہ ایک مسلم کا یہ فرض ہونا چاہیئے ۔ کہ وہ دوسرے مسلمان کو محبت و ہمدردی صلح و آشتی سے وہ باتیں بتلائے جن سے اس کی پوزیشن کو نقصان پہنچتا ہو ۔ آئینے کا کام یہی ہوتا ہے ۔ کہ ہر دیکھنے والے پر اس کے محاسن و معائب ظاہر کر دیتا ہے ۔ چونکہ اللہ تعالےٰ نے مذہبی دنیا کے لئے شہنشاہِ دو عالم کو پاک و کامل نمونہ بنایا ہے اس لئے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ذات کو ہر مسلمان کے لئے بطور آئینہ پیش کیا ۔ اور فرمایا کہ ہر مسلمان اپنے ہر قول و فعل و حرکت و سکون میں میری ذات ۔ میرے اعمال و افعال کو آئینہ بنائے ۔

ہر کامل الفن اپنے فن کی اشاعت پسند کرتا ہے۔ نئی سکیم تیار کرنیوالا ہر شخص اسباب کا متمنی ہوتا ہے۔ کہ آئندہ آنیوالی نسلیں اس سکیم پر کاربند ہوں۔ خاندان کا ہر مورث اعلےٰ اس امر کی خواہش رکھتا ہے۔ کہ اس کی اولاد اسکے اوصاف حمیدہ اور کارہائے نمایاں میں اس کی جانشین ہو۔ اسی طرح ہر مصلح و ہادی کی یہی آرزو و تمنا ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنی زندگی میں جس روحانیت کو پھیلانیکی کوشش کرتا رہا ہے۔ آئندہ آنیوالی نسلیں بھی اسکی اشاعت کریں۔ پس اس فطرتی تقاضا کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر مسلمان سے اپنا پورا نائب بننے کی خواہش ظاہر فرمائی ہے۔ صلے اللہ علیک وسلم یا رسول اللہ۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل کے ساتھ ہم سب کو آپ کی خواہش کے مطابق بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیس شیئٌ اکرمَ علی اللہ من الدعاء۔ اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز بزرگ دعا سے بڑھکر نہیں۔

پھر سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا یردُّ القضاءَ الا الدعاءُ ولا یزیدُ فی العمر الا البرُّ

فرمایا نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں رد کرتی قضا کو مگر دعا اور عمر میں زیادتی نہیں کرتی مگر نیکی +

پھر فرمایا:۔ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ۔ دعا عبادت کا مغز ہے۔ پس جو دعا عمدہ مغز سے خالی ہو۔ وہ کوئی عبادت نہیں +

اسلام کی عبادت کو دیکھیئے۔ اس میں اللہ تعالےٰ نے کیسا اعلےٰ مغز رکھا ہے۔ کیسی جامع اور تمام ضروریات پر حاوی دعا سکھائی ہے۔ جب بندہ نماز کا حصہ الحمد تک پورا کر لیتا ہے۔ تو پھر وہ قرآن مجید سے کچھ حصہ جہاں سے چاہے۔ اپنی مرضی کے مطابق پڑھتا ہے تا اس کے ذریعہ سے وہ کام جن کے کرنیکا اللہ تعالےٰ نے حکم فرمایا ہے یا جن کے کرنے سے منع فرمایا ہے۔ انسان کے سامنے آتے رہیں۔ نیک کاموں کو اختیار کرے۔ اور برے کاموں سے مجتنب رہے۔ پھر مزید رحمت کا مستحق بننے کے لئے اللہ اکبر کہتا ہے۔ یعنے اے خدا تو ہی سب سے بڑا ہے۔ میں تیری ثنا و تعریف و شکریہ کا حق ادا نہیں کرسکتا۔ یہ الفاظ زبان سے نکلتے ہیں۔ تو ساتھ دل میں یہ کیفیت پیدا ہوجاتی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی تعریف کرنے میں اگر میرے جسم کا ایک ایک ذرہ بھی لگجائے تو پھر بھی نہ کرسکے۔ پس اسوقت انسان کا غرور و تکبر ٹوٹتا ہے۔ اور اس کے دل پر اسکا عجز ظاہر ہوجاتا ہے۔ اور دل کے ساتھ ہی جسم بھی رکوع میں جھک کر اس عجز پر مہر تصدیق لگا دیتا ہے۔ پھر بے اختیار ہو کر انسان اپنی کمزوریوں کا اعتراف کرتا ہے۔ اور خدا کی بڑائی کرتا ہوا کہتا ہے۔ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم۔ اے عظمت والے رب تو ان تعریفوں سے بہت بلند ہے جو میں کرچکا ہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر بعد رکوع سر اٹھاتا ہے۔ تو اسے سمع اللہ لمن حمدہٗ
کہنا پڑتا ہے۔ یعنی خدا تعریف کرنے والے کی تعریف
کو سنتا ہے۔ یہ الفاظ کہتے ہی پھر تعریف میں لگجاتا
ہے۔ ربنا لک الحمد۔ اے خدا تو ہی سب تعریفوں والا
ہے۔ یہ الفاظ کہتے ہی پھر اللہ اکبر کہتا ہے۔ کہ اے اللہ
تو بہت ہی بڑا ہے۔ چونکہ ہر چیز تدریجاً ترقی کرتی ہے
لہذا اب پھر عجز کی کیفیت پہلے سے زیادہ زور کے ساتھ
دل پر طاری ہوتی ہے۔ اور بے اختیار ہو کر سجدہ میں
گر جاتا ہے۔ اور زمین پر اپنا سر رکھکر اپنے قصوروں اور
کمزوریوں کا اقرار کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے
ہوئے کہتا ہے۔ سبحان ربی الاعلیٰ اے سب سے
بلند شان والے تو میری تعریفوں کے مقام سے
بہت بلند ہے۔ میں تیری تعریف کما حقہ کرنے سے
قاصر ہوں۔ پھر اپنی التجائیں اور خواہشات خدا کے حضور
پیش کرتا ہے۔ اب چونکہ بندہ سجدے میں گر کر خدا کے
سامنے اپنی انتہا پستی کا ثبوت دیدیتا ہے۔ تو اسوقت
جس طرح پانی ہمیشہ پست زمین کیطرف بہتا ہے۔
اسی طرح خدا کی رحمت کا پانی اسکی طرف بہہ پڑتا ہے۔
اور اسے سیراب کر دیتا ہے۔ اسکے بعد انسان کو کئی بار
پہلے کیطرح کھڑا ہونا جھکنا اور سجدہ کرنا پڑتا ہے۔ جب
وہ تکرار اور استقلال کے ساتھ اپنے اس کام کو جاری
رکھتا ہے۔ تب اللہ تعالیٰ کی رحمت اسے اپنے دامنِ
آغوش میں لے لیتی ہے۔ وہ دنیا میں رہتا ہوا خدا کا
ہو جاتا ہے۔ اسکی حالت بالکل اسی طرح ہو جاتی ہے
جسطرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حالت کا نقشہ
خدا تعالیٰ نے ان الفاظ میں کھینچا ہے۔ قل ان صلوٰتی
ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین۔
کہدو۔ میری نماز اور قربانی میرا زندہ رہنا اور مرنا
سب اللہ کے لئے ہے۔ جب انسان اس حالت کو
پہنچ جاتا ہے۔ اسوقت خدا اسے اپنی طرف سے
تشفی و اطمینان قلب عطا کرتا اور اپنے ساتھ ہمکلام
ہونے کا شرف بخشتا ہے۔ اور اس کے لئے وہ کچھ
کر کے دکھاتا ہے کہ دنیا حیران رہجاتی ہے۔ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ الا فی الجسد
مضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ واذا
فسدت فسد الجسد کلہ الا وھی القلب۔
خبردار جسم میں ایک ٹکڑا ہے۔ جب سنورتا ہے سنور
جاتا ہے سارا جسم اور جب بگڑتا ہے بگڑ جاتا ہے
سارا جسم۔ خبردار وہ دل ہے۔ پس دل ایک نور خیز منبع
حیات ہے۔ اسکو اللہ تعالیٰ کی محبت کے ساتھ معمور
کرنا چاہیئے۔ بدوں اسکی محبت کے وہ ارض بنجر ہے
اس کی حالت ایسے گھر کی مانند ہے۔ کہ جب کوئی گھر
میں رہتا ہے۔ تو صفائی رہتی ہے۔ بخور ہوتا ہے روشنی
ہوتی ہے۔ ورنہ اس میں مکڑی جالا بناتی ہے۔ چمگادڑ
اور دیگر عصافیر وغیرہ گھونسلے بنا لیتے ہیں۔ اس کی
ڈراؤنی شکل ہو جاتی اور مجسمہ شیطان ہو جاتا ہے۔ ذرا سی
بارش میں مذبذب ہو جاتا ہے*

اے حاضراتِ مجلس و متبعات محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دلوں میں فرشِ اخلاص بچھا دو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقویٰ طہارت سے اسے مزین کردو۔ تا ان قلوب میں حقیقی مالک حقیقی دلبر و دلدار برآمد ہو۔ جسے واحد و یگانہ منوانے کے لئے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں جلوہ افروز ہوئے صلے اللہ علیہ وسلم۔ محمد رسول اللہ۔ ۔ ۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے محبوب بننے کی علامت اس طرح فرماتے ہیں۔ اللہ جب کسی بندے کو دوست رکھتا ہے۔ تو جبرائیل کو اطلاع دیتا ہے۔ کہ میں فلاں کو دوست رکھتا ہوں۔ تو بھی اسے دوست رکھ۔ پھر آسمان میں منادی کی جاتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت رکھتا ہے۔ تم بھی اس سے محبت کرو۔ اسپر سب آسمان والے اُسے دوست رکھنے لگ جاتے ہیں۔ پھر زمین میں اسکی قبولیت پھیلائی جاتی ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے ناراض ہوتا ہے۔ تو جبرائیل سے کہا جاتا ہے۔ میں اسپر ناراض ہوں۔ تو بھی ناراض ہو جا۔ پس جبرائیل بھی اس سے بغض رکھتا ہے۔ پھر آسمان میں منادی کردیجاتی ہے۔ تو وہ بھی اس سے بغض کرنے لگ جاتے ہیں پھر زمین والوں میں اس کا بغض پھیلایا جاتا ہے۔

(بخاری و مسلم)

جھوٹ کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایاکم والکذب فانہ من الفجور جھوٹ سے بچو کہ یہ بدکاری ہے۔ پھر فرمایا الکذب ینقص الرزق جھوٹ سے رزق میں کمی آتی ہے۔ جو رزق کے بڑھانے کے لئے جھوٹ بولتا ہے۔ اسکی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ جھوٹے کے رزق میں کبھی زیاتی نہ ہوگی۔ بلکہ کمی اور بے برکتی ہوگی۔ پس جھوٹ بری بلا ہے۔ اس سے بچو اور ان وعیدوں کو یاد کرو۔ جو کلام اللہ اور کلام نبوی میں پائے جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے جھوٹوں پر لعنت فرمائی ہے۔ یعنی جھوٹا خدا کی رحمت سے دور ہے اور فرمایا۔ ان اللہ لایھدی من ھو مسرف کذاب۔ خدا بامراد نہیں کرتا اس شخص کو جو خطاکار جھوٹا ہے۔ پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جھوٹ سے یہانتک منع فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں۔ ویلٌ لِلّذی یُحدِّث فیکذب لیضحک بہ القوم ویل لہ ویل لہ۔ تباہی و بربادی ہے اس کے لئے جو بات کرے تو جھوٹ بولے اس خیال سے کہ لوگ ہنسینگے، تباہی ہے ہلاکت ہے ایسے شخص کے لئے، جھوٹے آدمی کا کبھی اعتبار نہیں ہوتا۔ اس لئے جھوٹا ہر سوسائیٹی میں ذلیل و خوار ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ مجھے اور سب کو اس سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حسد کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ اَلحَسَدُ یاکُلُ الحسناتِ کما تاکُلُ النّارُ الحَطَبَ۔ حسد نیکیوں کو کھا جاتا ہے۔ جیسے آگ لکڑیوں کو۔ دل کا جلنا ایک سزا ہے۔ پھر محنت کی ہوئی نیکیوں کا جل جانا۔ مزید براں حاسد کے لئے قیامت میں عذاب ہے۔ فرشتوں سے بغض و لعنت۔ خلق سے غم و غصّہ نیز مجالس میں ذلت۔ بعدہٗ ندامت برادران یوسف نے حسد کرکے کیا فائدہ اٹھایا۔ انہوں نے اپنی طرف سے اسے اندھے کنوئیں میں گرا دیا۔ لیکن

خدائے یکتا کے غیبی دست فضل نے یوسف علیہ السلام کو اٹھایا۔ وہی بھائی جو مارنے کے درپے تھے۔ غلہ لینے کے لئے آپکی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں منت سماجت کرتے ہیں۔ آخر معافی مانگنی پڑتی ہے۔ حاسدین کو سوائے ندامت و شرمندگی کیا ہاتھ آیا۔ قابیل نے ہابیل پر حسد کیا۔ اسکو قتل کر ڈالا لیکن پھر اپنے فعل پر سخت نادم و شرمندہ ہوا۔ بدبخت حاسد نے حسد کرکے کیا لیا بجز اس کے ؎

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

جب یہ امر ثابت ہے کہ جو کچھ تیری قسمت میں ہے۔ وہ تیرے پاس ضرور آنیوالا ہے۔ اور جو تیری قسمت میں نہیں وہ کبھی تیرے پاس نہیں آئیگا۔ پھر حسد کا روگ لگانے سے کیا فائدہ۔ مبارک وہ جو حسد کی آگ سے بچیں۔ اللہ تعالےٰ مجھے اور سبکو اپنے فضل کیساتھ حسد کی آگ میں پڑنے سے بچائے +

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکبر کے بارہ میں فرماتے ہیں لا یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من کبر۔ جس کے دل میں ایک رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا۔ وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ پس الٰہی وعیدوں کو یاد کرکے تکبر سے بچو۔ یہ سب سے پہلا گناہ ہے۔ جو ابلیس نے کیا۔ اور ابلیس کا انجام سبکو معلوم ہے ؎

تکبر عزازیل را خوار کرد + بزندان لعنت گرفتار کرد

اس نے بڑا بننا چاہا۔ خدا نے اُسے لعنتی قرار دیا اسی طرح جو تکبر کرتا ہے۔ وہ ہمیشہ ذلیل و خوار ہوتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ لوگوں میں معزز ہو۔ مگر وہی لوگ اُسے چشم حقارت سے دیکھتے ہیں۔ اور ایک وقت متکبر پر زندگی میں ایسا آجاتا ہے۔ کہ جس کی تحقیر کرتا ہے۔ اسی کے آگے سر منت و سماجت سے ..... جھکاتا ہے۔ الکبریاء ردائی۔ تکبر تو اللہ تعالیٰ کی شان شایاں ہے حدیث قدسی ہے۔ جو متکبر اللہ تعالیٰ کی ہمسری کا دم بھرتا ہے۔ وہ ضرور ذلیل کیا جاتا ہے۔ فرعون نے انا ربکم الاعلیٰ کہا۔ آخرش مع لشکر کے دریائے نیل میں ڈبویا گیا۔ پھر نمرود نے انا احی و امیت کہا پشہ کارش کفائت ساختہ ایک مچھر نے اس کا کام تمام کردیا۔ تمام ملائکہ مقربین اور پھر حضرت مسیح علیہ السلام جیسا جلیل القدر ... نبی تو خدا تعالیٰ کا بندہ ہونے سے انکاری نہیں۔ چہ جائیکہ ایک ذلیل انسان خدا کے حضور متکبر ہو۔ اپنا اصل تو دیکھے الم یک نطفۃ من منی یمنیٰ۔ کیا انسان بھی کوئی تکبر کرنے کے لائق ہے۔ جو غلاظت پیٹ میں رکھے ہوئے ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنے کرم اور غریب نوازی کے ساتھ ہم سبکو کبر کی بدخصلت سے محفوظ .. رکھے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اے فرقہ اناث تو کثرت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا کر کیونکہ تیری ہستی کو قائم کرنیوالا۔ تیری عزت و مدارات کو بام عروج تک

پہنچانیوالا۔ تجھے وراثت میں حصہ دلانیوالا نبیوں کا محسن وہ نبی ہے۔ جسکی تعریف میں ہزاروں نہیں اربوں انسان تیرہ سو سال سے برابر...... نظم و نثر کہتے چلے آئے ہیں۔ اور اس میں بجائے کمی کے اضافہ ہی اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ پھر اللہ تعالےٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہزاروں لاکھوں درود ہوں جنہوں نے اسوقت گم شدہ راستہ پھر دکھا دیا۔ اور آپکے خلیفہ پر ہزار ہا رحمتیں حق کی نازل ہوں۔ جنہوں نے ہم کو اسطرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات اور ہر قسم کی فدائیت کے اظہار کرنے کا موقعہ عطا فرمایا۔ تاہم ناچیزیں آپ کے احسانات کا شکریہ عمل سے بھی کریں۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب لوگوں سے بڑھکر میرے نزدیک اور میرے ساتھ تعلق رکھنے والا وہ شخص ہوگا۔ جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا۔ اللہ تعالےٰ آپ کو اور مجھکو بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر ایک بڑی سے بڑی چھوٹی سے چھوٹی بات جسکے کرنیکا آپنے حکم فرمایا۔ اسپر عمل کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔ اور جن کے کرنے سے منع فرمایا۔ ان سے بچنے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین

اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انك حمید مجید۔ اللھم بارك علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انك حمید مجید۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

والسلام

(خاکسار مریم اہلیہ حافظ روشن علی صاحب مرحوم)

وفات مسیح ناصری و صداقت مسیح موعود علیہ السلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا کوئی غیر احمدی بہن اپنے پیارے قرآن شریف سے ثبوت دے سکتی ہے۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہیں۔ اور پھر دوبارہ زندہ آسمان سے اتریگا۔ اگر ثبوت نہیں دے سکتی۔ تو خوب غور سے سنو۔ میں آپ کو وفات کا پورا ثبوت دیتی ہوں۔ اگر آپ صاف دل ہو کر سنوگی تو ضرور ہی آپ کو پورا یقین ہو جائیگا۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام واقعی فوت ہو گئے ہیں۔

پہلی آیت فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم۔ اسکے معنی۔ پس جب مار تو نے مجھ کو تھا تو ہی نگہبان انکا۔ یہ آیت صاف دلالت کرتی ہے کہ وہ عیسائیوں کے بگڑنے سے پہلے ہی مر چکے ہیں اگر آیت فلما توفیتنی کے یہ معنی ہیں۔ کہ مع جسم زندہ عیسیٰ کو آسمان پر اٹھا لیا۔ تو کیوں خدا نے ایسے شخص کی موت کا

سارے قرآن میں ذکر نہیں کیا۔ جسکی زندگی کے خیال نے لاکھوں کو ہلاک کر دیا۔ گویا خدا نے اسکو ہمیشہ کے لئے اسلئے زندہ رہنے دیا۔ کہ تاکہ لوگ مشرک اور بے دین ہو جائیں۔ اور گویا یہ لوگوں کی غلطی نہیں۔ بلکہ خدا نے یہ سب کچھ خود کیا۔ تاکہ لوگوں کو گمراہ کرے۔ خوب! یاد رکھو۔ کہ بجز موت مسیح صلیبی عقیدہ پر موت نہیں آسکتی۔ سو اس سے فائدہ کیا۔ کہ برخلاف تعلیم قرآن اسکو زندہ سمجھا جائے اسکو مرنے دو۔ تا یہ دین زندہ ہو۔ خدا نے اپنے قول سے مسیح کی موت ظاہر کی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معراج کی رات اسکو مُردوں میں دیکھ لیا۔ اب بھی تم ماننے میں نہیں آتے۔ یہ کیسا ایمان ہے۔ کیا انسانوں کی رائیوں کو خدا کی کلام پر مقدم رکھتے ہو۔ یہ کیا دین ہے۔ ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ صرف گواہی دی۔ کہ میں نے مُردہ روحوں میں عیسیٰ کو دیکھا۔ بلکہ خود مر کر یہ بھی ظاہر کر دیا۔ کہ اس سے پہلے کوئی زندہ نہیں رہا۔ پس ہمارے مخالف جیساکہ قرآن کو چھوڑتے ہیں ویسا ہی سنت کو بھی چھوڑتے ہیں۔ کیونکہ مرنا ہمارے نبیؐ کی سنت ہے۔ اگر حضرت عیسےٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو مرنے میں ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے عزتی تھی۔ سو تم نہ اہلسنت ہو۔ اور نہ اہل قرآن۔ جب تک حضرت عیسےٰ کی موت کے قائل نہ ہو۔ آپ یہ نہ خیال کریں۔ کہ ہم احمدی حضرت عیسےٰ کی شان کے منکر ہیں۔ نہیں ہرگز نہیں جھوٹا ہے وہ شخص جو کہتا ہے۔ کہ احمدی جماعت مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتی۔ اس اک آیت سے معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام واقعی فوت ہو چکے ہیں اور اب پھر دنیا میں نہیں آئینگے۔ اور نہ آسکتے ہیں۔

دوسری آیت

یٰعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ کہتے ہیں۔ کہ رافعک کا لفظ جو خداوند کریم نے فرمایا ہے۔ محض اٹھانے کے لئے کہا۔ لیکن اے سوچنے والو سوچو۔ کہ پہلے خداوند کریم نے مارنے کا لکھا ہے۔ یعنی متوفیک پھر رافعک لفظ یعنے رفع کرنیکا ہے۔ اس سے کہاں ثابت ہو سکتا ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام ضرور ہی آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ بلکہ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جیسا سب نبیوں کا مر کر ... رفع ہوا۔ ویسا ہی عیسیٰ علیہ السلام کا بھی مر کر رفع ہوا کیا میرے غیر احمدی بھنیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو سب نبیوں کا سردار نہیں مانتیں۔ اگر مانتی ہیں تو کیا آپ کے خیال میں آسمان والا نبی زیادہ مرتبہ والا ہے یا کہ جو زمین میں مدفون ہے۔ آپ خود ہی میرے اس سوال کا جواب دیں۔ خدارا آپ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ چڑھا کر اپنے نبی کی بے عزتی نہ کریں۔ اگر آپ یہ کہیں۔ کہ دشمنوں کے ڈر سے خداوند کریم نے ایسا کام کیا۔ یا جو تکلیفیں دیجاتی تھیں۔ اُن کے لئے خداوند کریم نے اٹھا کر نجات دی ہے۔ تو کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیفیں نہ ملی تھیں۔ یا انہیں کسی دشمن کا ڈر نہ تھا۔ آپ نے کئی دفعہ اپنے نبی کریم صلعم کی سوانحعمریاں پڑھی ہونگی۔ کہ کیسے کیسے دکھ اور بھاری بھاری تکلیفیں نبی کریم کو دی گئی تھیں۔ پس کیوں خدا تعالیٰ نے سب نبیوں کے سردار کو آسمان پر نہ اٹھایا۔

تیسری آیت:۔ ما محمدٌ الّا رسُول قد خلت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

من قبلہ الرسل۔ افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم۔ نہیں محمد مگر رسول تحقیق مرچکے پہلے ان کے سب رسول کیا پس اگر یہ مرجائے یا قتل کیا جائے پھر جاؤ گے تم اوپر ایڑیوں اپنی کے۔ یہ آیت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول کریم صلعم کے وفات پا جانے کے بعد پڑھی۔ جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ کہہ رہے تھے۔ کہ اگر کوئی کہیگا۔ کہ رسول کریمؐ فوت ہو گئے ہیں۔ تو تلوار سے اس کی گردن اڑا دوں گا۔ لیکن جب حضرت ابو بکرؓ نے یہ آیت پڑھی۔ تو حضرت عمر زار زار رونے لگ گئے۔ اور سر تسلیم خم کر لیا۔ کہ واقعی رسول کریم فوت ہو گئے ہیں۔ اگر عیسٰے علیہ السلام زندہ تھے۔ تو کیوں حضرت ابو بکرؓ نے یہ نہ کہا۔ کہ سب رسول گذر گئے لیکن عیسٰے علیہ السلام نے وفات نہیں پائی۔ کیوں چپ چاپ سب صحابہ نے مان لیا۔ کیا آپ بتا سکتی ہیں۔ کہ اسوقت انہیں پوری طرح واقفیت نہ تھی۔ یا قرآن شریف نہ پڑھے ہوئے تھے۔ یا یہ کہ پہلے اسوقت یہ آئتیں قرآن میں موجود نہ تھیں۔ اگر یہ سب آئتیں موجود تھیں تو اسوقت سب صحابہ کی خاموشی حضرت عیسٰے علیہ السلام کی وفات ظاہر کر رہی ہے

تیسری آیت ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل وامہ صدیقۃ کانا یاکلان الطعام۔ نہیں مسیح ابن مریم مگر ایک رسول تحقیق گذر گئے پہلے اس کے رسول اور ماں اس کی صدیقہ تھی وہ دونو کھانا کھاتے تھے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب تک حضرت عیسٰی علیہ السلام زندہ تھے کھانا کھاتے تھے۔ یہ نہیں کہا کہ نہیں کھانا کھاتے تھے بلکہ تھے کا لفظ صاف ظاہر کرتا ہے کہ زندگی میں دو نو ماں بیٹے اکٹھا کھانا کھاتے تھے۔ اور جب فوت ہو گئے تو سب کچھ یہاں ہی چھوڑ گئے۔

پانچویں آیت واوصٰنی بالصلوٰۃ والزکوٰۃ ما دمت حیا۔ وصیت کی مجھکو واسطے نماز اور زکوٰۃ کے جب تک رہوں میں زندہ۔ سو یہ آیت زبردست ثبوت ہے کہ زندگی تک نماز اور زکوٰۃ لازمی تھی۔ مرنے کے بعد سب مفقود ہو گئیں۔ جیسا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام نے اپنی زبان سے کہا۔ کہ زندگی تک مجھ پر زکوٰۃ نماز لازم تھی۔ اسکے بعد نہیں۔

چھٹی آیت کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذی الجلال والاکرام۔ یعنے ہر ایک چیز فنا ہونے والی ہے۔ باقی رہے گی ذات رب تیرے . . . . . بزرگی و عزت والے کی۔ کیوں اس آیت میں خداوند کریم نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کو علیحدہ نہیں کیا۔ کیوں اس طرح نہ کہا۔ کہ۔۔ ہر چیز فنا ہونے والی ہے۔ مگر حضرت عیسٰی۔ خداوند کریم نے فرمایا ہے۔ ولن تجد لسنت اللہ تبدیلا۔ یعنے ہرگز نہ پائیگا۔ تو سنت اللہ کی بدلی ہوئی۔ کیوں نہ کہا۔ کہ سنت نہ بدلونگا مگر عیسٰے پر۔ اگر حضرت عیسٰے علیہ السلام کو خداوند کریم نے زندہ آسمان پر اٹھا لیا ہے۔ تو . . . . اپنی سنت بدل کر کیوں خداوند کریم نے سب نبیوں کے سردار کو یہ نہ کہا۔ کہ سب چیز فنا ہونے والی ہے۔ اور ہوگی۔ لیکن عیسٰی اس سے محفوظ ہے اُسے زندہ میں نے اٹھا لیا ہے۔

اے بہن حضرت مسیح موعود کی تکذیب میں جلدی مت کرو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ بہت اسرار ایسے ہوتے ہیں۔ کہ انسان جلدی نہیں سمجھ سکتا۔ بات کو سنکر اسی وقت رد کرنے کے لئے تیار مت ہو جاؤ۔ کہ یہ تقوٰی کا طریق نہیں۔ اگر تم میں بعض غلطیاں نہ ہوتیں۔ اگر تم نے بعض احادیث کے ۔۔۔۔ معنی نہ سمجھے ہوتے۔ تو مسیح موعودؑ کا جو حکم ہے۔ آنا ہی لغو تھا۔ تم سے پہلے یہ عبرت کی جگہ موجود ہے۔ کہ جس بات پر تم نے زور مارا ہے۔ اور جس جگہ پر تم نے قدم رکھا ہے۔ اسی جگہ یہودیوں نے رکھا تھا یعنے جیسے کہ تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ آنے کی منتظر ہو۔ وہ بھی الیاس نبی کے دوبارہ آنے کے منتظر تھے۔ لیکن حضرت الیاس نے آسمان سے نہ اترنا تھا۔ نہ اترا۔ اور عیسےٰ علیہ السلام نے اپنی نسبت موعود مسیح ہونے کا دعوٰی کر دیا۔ وہ خدا جس نے عیسےٰ کی خاطر ایلیا نبی کو آسمان سے نہ اتارا۔ اور یہود کے سامنے اسکو تاویلوں سے کام لینا پڑا۔ وہ تمہاری خاطر کیونکر عیسےٰ کو اتارے گا۔

نیز جس کام کے لئے آپ لوگوں کے عقیدوں کے موافق مسیح ابن مریم آسمان سے آئیگا۔ یعنے یہ کہ مہدی سے ملکر لوگوں کو جبراً مسلمان کرنے کے لئے جنگ کریگا۔ یہ ایک ایسا عقیدہ ہے۔ جو کہ اسلام کو بدنام کرتا ہے۔ قرآن میں کہاں لکھا ہے۔ کہ مذہب کے لئے جبر درست ہے۔ بلکہ اللہ تعالےٰ تو قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ۔ یعنے دین میں جبر نہیں ہے۔ پھر مسیح ابن مریم کو جبر کا اختیار کیونکر دیا جاسے گا۔ یہاں تک کہ بجز اسلام یا قتل کے جزیہ بھی قبول نہ کرے گا۔ یہ تعلیم قرآن شریف کی کس مقام اور کس سپارے اور کس سورۃ میں ہے۔ سارا قرآن بار بار یہ کہہ رہا ہے۔ کہ دین میں جبر نہیں۔ اور صاف طور پر ظاہر کر رہا ہے۔ کہ جن لوگوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے وقت لڑائیاں کی گئی تھیں۔ وہ لڑائیاں دین کو جبراً شایع کرنے کے لئے نہیں تھیں۔ بلکہ یا تو بطور سزا تھیں۔ یعنے ان لوگوں کو سزا دینا منظور تھا جنہوں نے ایک گروہ کثیر کو جو مسلمانوں کا تھا قتل کر دیا۔ اور بعض کو وطن سے نکال دیا تھا۔ اور نہایت سخت ظلم کیا تھا۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اذن للّذین یقاتلون بانھم ظلموا۔ وانّ اللّٰہ علیٰ نصرھم لقدیر۔ یعنے ان مسلمانوں کو جن سے کفار جنگ کر رہے ہیں۔ بسبب مظلوم ہونے کے مقابلہ کرنے کی اجازت دی گئی اور خدا قادر ہے۔ کہ جو ان کی مدد کرے اور یا وہ لڑائیاں ہیں جو بطور مدافعت تھیں۔ یعنے جو لوگ اسلام کے نابود کرنے کے لئے پیش قدمی کرتے تھے۔ یا اپنے ملک میں اسلام کو شائع ہونے سے ۔۔۔ جبراً روکتے تھے۔ ان سے بطور حفاظت خود اختیاری یا ملک میں آزادی پیدا کرنے کے لئے لڑائی کی جاتی تھی۔ بجز ان تین صورتوں کے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اور آپؐ کے مقدس خلیفوں نے کوئی لڑائی نہیں کی۔ بلکہ اسلام نے غیر قوموں کے ظلم کی اس قدر برداشت کی ہے۔ جسکی دوسری قوموں میں نظیر نہیں ملتی۔ پھر یہ عیسیٰ مسیح اور مہدی صاحب کیسے ہونگے۔ جو آتے ہی لوگوں کو قتل کرنا شروع کر دینگے۔ یہانتک کہ کسی اہل کتاب سے بھی جزیہ قبول نہ کرینگے۔ اور آیت حتیٰ یعطوا الجزیۃ ۔ عن ید و ھم صاغرون کو بھی منسوخ کر دینگے۔ یہ دین اسلام کے کیسے حامی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوں گے۔ کہ آنے ہی قرآن کی ان آیتوں کو بھی منسوخ کر دینگے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کیوقت میں بھی منسوخ نہیں ہوئیں۔ اور اسقدر انقلاب سے پھر بھی ختم نبوت میں حرج نہیں آئیگا۔ اس زمانہ میں جو تیرہ سو برس عہد نبوت کو گذر گئے ہیں۔ اور خود اسلام اندرونی تہتر فرقوں پر پھیل گیا ہے سچے مسیح کا یہ کام ہونا چاہیئے کہ وہ دلائل کے ساتھ دلوں پر فتح پائے۔ نہ تلوار کے ساتھ۔ اور صلیبی عقیدہ کو واقعی اور سچے ثبوت کے ساتھ توڑ دے، نہ یہ کہ ان صلیبوں کو توڑتا پھرے۔ جو چاندی یا سونے یا پیتل یا لکڑی سے بنائی جاتی ہیں۔ اگر تم جبر کرو گے۔ تو تمہارا جبر اسبات پر کافی دلیل ہے۔ کہ تمہارے پاس اپنی سچائی کی کوئی دلیل نہیں۔ ہر ایک نادان اور ظالم طبع جب دلیل سے عاجز آجاتا ہے۔ تو پھر تلوار یا بندوق کی طرف ہاتھ لمبا کرتا ہے۔ مگر ایسا مذہب ہرگز ہرگز خدا تعالےٰ کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ جو صرف تلوار کے سہارے سے پھیل سکتا ہے۔ اور نہ کسی اور طریق سے تم ایسے جہاد سے باز نہیں آتے۔ اور اسپر غصہ میں آکر راستبازوں کا نام بھی دجّال اور ملحد رکھتے ہو۔ اندرونی تفرقہ اور پھوٹ کے زمانہ میں تمہارا فرضی مسیح اور فرضی مہدی کس کس پر تلوار چلائے گا۔ کیا سنیوں کے نزدیک شیعہ اس لائق نہیں۔ کہ ان پر تلوار اٹھائی جائے۔ اور شیعوں کے نزدیک سنی اس لائق نہیں کہ ان سب کو تلوار سے نیست و نابود کیا جائے۔ پس جبکہ تمہارے اندرونی فرقے ہی تمہارے عقیدے کی رو سے مستوجب سزا ہیں۔ تو تم کس کس سے جہاد کرو گے۔ مگر یاد رکھو۔ کہ خدا تعالےٰ تلوار کا محتاج نہیں۔ وہ اپنے دین کو آسمانی نشانوں کے ساتھ زمین پر پھیلائے گا۔ اور کوئی اسکو روک نہیں سکے گا۔ یاد رکھو۔ اب عیسےٰ ہرگز نازل نہیں ہو گا۔ جس مسیح کو آنا تھا۔ سو وہ آگیا +

کون کہتا ہے۔ کہ احمدی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا کلمہ شریف نہیں پڑھتے۔ یا روزہ آپ جیسے روزوں کی طرح نہیں رکھتے۔ یا نماز آپ جیسی نہیں پڑھتے۔ یا حج زکوٰۃ ادا نہیں کرتے۔ ہاں بے شک فرق ہے۔ وہ کیا کہ احمدی باقاعدہ کلمہ شریف پڑھتے رہتے ہیں۔ اور غیر احمدی کبھی کبھی۔ ہاں احمدی پانچوں وقت نمازیں ادا کرتے ہیں۔ نہایت خشوع اور خضوع کے ساتھ۔ اور غیر احمدی نے شاید کبھی نماز پڑھ لی تو پڑھ لی۔

اور خاصکر عورتیں تو حد درجہ نماز میں کمزور ہیں احمدی باقاعدہ تیس۳۰ روزے رکھتے ہیں۔ اور باقاعدہ حتی الوسع حج زکوٰۃ ادا کرتے رہتے ہیں۔ اگر فرق ہے۔ تو یہ ہے۔ جو میں نے بیان کر دیا ہے۔ بہن! غلام احمد کوئی نیا مذہب اور نئی شریعت لیکر نہیں آیا۔ بلکہ اپنے رسول کریم صلعم کا غلام ہو کر آیا ہے۔ اور اپنے آپ کو امتی نبی کہتا ہے جو اسلام کمزور ہو گیا تھا۔ اور دنیا میں فسق و فجور کا بازار گرم تھا وہ اسلام کو تقویت دینے آیا تھا۔ کیا رسول کریم صلعم واپس دوبارہ آسکتے ہیں۔ رسول کریم نے تو شروع صدی میں فرمایا ہوا تھا۔ کہ نبی آئے گا۔ لیکن صدی تو قریباً آدھی گذر چکی ہے لیکن وہ نبی ابتک نہیں آیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہی نبی ہے اور سچا ہے۔ اور اسکی باتیں سچی ہیں۔ جو کہ بیان کرتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہنو یہ جگہ رہنے کی نہیں۔ آپ سے پہلے کوئی سدا رہا نہیں۔ اپنے بڑوں کی قبروں کو جاکر دیکھو۔ کہ وہ اب کہاں چلے گئے ۔۔۔۔ ہمارا تمہارا مقام بھی وہی ہوگا۔ میں تو ایک بات کہتی ہوں۔ کہ اگر آپ کے دل میں سچی اور پکی بات کا یقین ہے۔ اور اپنے رسول کریم کی عزت ہے تو آپ کو کبھی بھی شک نہیں گذرنا چاہیئے اور اپنی گدی نشینوں اور پیرزادوں کے پیچھے بے سوچے اور سمجھے نہیں چلنا چاہیئے۔ گدی نشین و پیرزادے دین سے ایسے بے تعلق اور اپنی بدعات میں ایسے دن رات مشغول ہیں۔ کہ ان کو اسلام کی مشکلات اور آفات کی کچھ بھی خبر نہیں۔ ان کی مجالس میں اگر جاؤ۔ تو قرآن شریف اور حدیث کی بجائے طرح طرح کے تنبورے اور سارنگیاں اور ڈھولکیاں اور قوال وغیرہ اسباب بدعات نظر آئینگے۔ اور پھر باوجود اس کے مسلمانوں کے پیشوا ہونیکا دعوٰی اور اتباع نبوی کی لاف زنی اور بعض ان میں سے عورتوں کا لباس پہنتے ہیں۔ اور ہاتھوں کو مہندی لگاتے ہیں اور چوڑیاں پہنتے ہیں۔ اور قرآن شریف کی نسبت اشعار پڑھنا اپنی مجلسوں میں پسند فرماتے ہیں۔ یہ ایسے پرانے زنگار ہیں جو خیال میں بھی نہیں آسکتا کہ دور ہوسکیں تاہم خدا تعالیٰ اپنی قدرتیں دکھائے گا۔ اور اسلام کا حامی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ بہنوں کو حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاکسارہ عائشہ صدیقہ احمدی عرف کنیزہ فاطمہ بانو بنت ڈاکٹر محمد علی خان صاحب احمدی مرحوم (افریقوی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توسیع اشاعت

ہر احمدی خاتون کا فرض ہے کہ مصباح کی اشاعت کے لئے پوری پوری کوشش کرے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات عورتوں پر

نسایات کی قدیم تاریخ دنیا کی ایسی دردناک داستان ہے کہ مشکل سے کوئی شخص اس کا مطالعہ کرنے کے بعد اسکی صحت کا یقین کرسکتا ہے۔ لیکن افسوس کہ واقعات محو نہیں ہوسکتے۔ اور یہ بدنما داغ انسانیت کی پیشانی سے کبھی مٹ نہیں سکتا۔ کہ مرد نے اسی آغوش کو زخمی کیا۔ کہ جس میں اس نے پرورش پائی۔ حضرت خاتم النبیین کی بعثت سے پہلے کوئی ایسا وحشیانہ فعل اور برا سلوک نہ تھا جو عورتوں کے ساتھ روا نہ رکھا گیا ہو۔ اور دنیا کی کوئی ذلت ایسی نہ تھی جو اس مظلوم طبقہ کو برداشت نہیں کرنی پڑی۔ تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سوائے شاذ صورتوں کے عموماً اس امر پر زور دیا گیا ہے۔ کہ عورت کی فطرت مرد کے مقابلہ میں بہت کم اور ادنےٰ ہے۔ یہی خیال دنیا کی تمام قوموں میں پایا جاتا تھا۔

یونانی کہتے تھے کہ سانپ کے ڈسنے کا علاج ممکن ہے۔ لیکن عورت کے شر کا علاج محال ہے۔ سقراط کہتا تھا۔ کہ عورت سے بڑھکر فتنہ فساد کی چیز اور کوئی دنیا میں نہیں۔ قدیس برنا لکھتا ہے۔ کہ عورت شیطان کا آلہ ہے۔ یوحنا کا قول ہے کہ عورت شر کی بیٹی ہے۔ اور امن سلامتی کی دشمن ہے۔ انٹونی لکھتا ہے کہ عورت شیطان کے

بازو کا چشمہ ہے۔ اسکی آواز سانپ کی آواز ہے۔ بوناوینٹو کا قول ہے۔ کہ عورت اس بچھو کی مانند ہے۔ جو کہ ہر وقت نیش زنی کو تیار ہے۔ قدیس سائپرین کا قول ہے۔ کہ عورت شیطان کا وہ آلہ ہے۔ جس سے شیطان ہماری روحوں پر قبضہ کرتا ہے۔ اور یہ اژدہا کی طرح کینہ ہے۔ قدیس جان کہتا ہے۔ کہ عورت کذب کی بیٹی اور دوزخ کی رکھوالی ہے اور امن کی دشمن اور اسی وجہ سے آدم نے بہشت کھویا تھا۔ کرسوس ٹوم لکھتا ہے۔ کہ عورت کیوجہ سے شیطان نے دنیا پر غلبہ پایا۔ بنی آدم اسی وجہ سے بہشت سے محروم کئے گئے۔ دنیا کے تمام خطرناک درندوں سے خطرناک درندہ ہے۔ رومتہ الکبریٰ میں جو عیسائیت کا مرکز تھا۔ عورتوں کیساتھ لونڈیوں سے بدتر تھی۔ ان پر جانوروں کیطرح حکومت کیجاتی تھی۔ اور یقین کیا جاتا تھا۔ کہ اس طبقہ کو آرام و آسائش کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ ذرا سے قصور پر ذبح کر دیجاتی تھی یہ تو ان لوگوں کی حالت تھی۔ جو تحدی سے دعویٰ کرتے ہیں کہ عورت کی قدر و منزلت قائم کرنیوالی ہماری ہی قوم اور ہماری ہی مذہبی تعلیم ہے۔ فرانس کا ایک مشہور شاعر لکھتا ہے میں فطرت سے اس لئے برہم ہوں کہ اس نے اس جانور (عورت) کو کیوں پیدا کیا۔ رومن کیتھلک مذہب کی رو سے عورت کلام مقدس کو نہیں چھو سکتی تھی۔ اور نہ ہی اسے گرجا میں جانیکی اجازت تھی۔ زیادہ سے زیادہ وہ گرجا کی پاسبانی کر سکتی تھی۔ یہ تو یورپ کی حالت تھی۔ اب میں ہندوستان کی حالت بیان کرتی ہوں۔ اس ملک نے بھی عورت کی بیقدری اور ذلت میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا تھا۔ عورت کو مذہبی تعلیم سے قطعاً محروم رکھا جاتا تھا۔ لڑکی کو پیدا ہوتے ہی مار دیا جاتا تھا۔ اسکا زندہ رکھنا باعث ننگ و عار خیال کیا جاتا تھا۔ راجے تک بیویوں کو جوئے میں ہار دیتے تھے مردہ خاوندوں کے ساتھ زندہ عورتیں جلائی جاتی تھیں۔ مندروں میں دیوتاؤں کے سامنے ان کی قربانی کیجاتی تھی ہندوؤں کے ایک بہت بڑے بزرگ کا قول ہے۔ کہ عورت ہرگز قابل اعتبار نہیں۔ اسی طرح عرب کا حال تھا۔ مرد جسقدر بیویوں سے شادی کرنا چاہتا تھا۔ کر سکتا تھا عورت محض ایک جائداد کے طور پر سمجھی جاتی تھی۔ لڑکی کے پیدا ہونے کی خبر پر باپ کا منہ غم سے سیاہ ہو جاتا تھا۔ اور سوچ میں پڑ جاتا تھا۔ کہ ذلت کو اختیار کر کے اسے زندہ رہنے دے۔ یا زندہ در گور کر دے۔ پانچ چھ سال کی لڑکی کو باپ جنگل میں لے جاتا اور گڑھے کے کنارے پر جو اس غرض کے لئے پہلے ہی کھود رکھا ہوتا تھا۔ اسے کھڑا کر کے دھکا دے کر اس میں گرا دیتا۔ چیختی چلاتی ہوئی لخت جگر پر مٹی ڈالکر اس سنگدلی کا ثبوت دیتا۔ کہ جس کے سامنے پتھر بھی پانی ہو۔ غرض ہر طرف ضلالت، ظلم و ستم خونریزی کا دور دورہ تھا۔ کہ مصلح عظیم رحمتہ للعالمین۔ دنیا کا نجات دہندہ۔ حقیقی مومن۔ خیر البشر۔ تمام کمالات کے جامع کا ظہور پُرنور ہوا۔ جسکی آمد نے تاریکی کو روشنی سے ظلمت کو رحمت سے ضلالت کو ہدایت سے بدل دیا رحم۔ عدل و انصاف، رحم اور محبت کی باد صبا چلنے لگی مظلوموں کو ظالموں کے پنجے سے نجات دلائی۔ عورتوں کو عزت و احترام اور مساوی حق قائم کیا۔ بچھڑی ہوئی مخلوق کو اپنے خالق سے پیوند کیا۔ اخوت کا ایسا سبق پڑھایا کہ صدیوں کے دشمن آپس میں بھائی بھائی ہو گئے۔ اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محسن انسانیت نے نہ صرف مرد ہی کو اشرف المخلوقات ہونے کا تاج پہنایا۔ بلکہ اناث کو بھی مردوں کے ہم پلہ تمام خونخوار افعال کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیا۔ اور بیہودہ ناچیز ہستی جو بطور ورثہ سمجھی جاتی تھی۔ باپ خاوند بھائیوں کی جائداد کی وارث ٹھہرائی ہر ایک عبادت علم و عمل میں مردوں کے برابر حقدار قرار دیا۔ اور دنیا کو بتلایا کہ وہ بھی آدم کی نسل سے ہے۔ ہر ایک نیکی اور بدی میں جزا سزا کی یکساں حقدار ہے۔ اس بات کے شکریہ میں اگر روئے زمین کی تمام عورتیں قیامت تک حضور کے احسانات کو یاد کر کے شب و روز درود بھیجتی رہیں۔ تو بھی یہی کہنا پڑے گا حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا۔ اور دراصل حقیقی شکریہ کا یہ طریق ہے۔ کہ اس پاک وجود کی مقدس تعلیم کو دنیا میں پھیلایا جائے

بھیج درود اس محسن پر تو دن میں سو سو بار
پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار

(نصیرہ)

مشہور ایجادیں

۱۸۲۶ء الیکٹرو میگنٹ	۱۸۷۶ء ٹیلی فون
۱۸۳۰ء سیونگ مشین	۱۸۸۶ء پٹرولی انجن
۱۸۳۵ء مورس ٹیلیگراف	۱۸۹۳ء بائیسکوپ
۱۸۳۹ء فوٹو گرافی	۱۸۹۴ء سب میرین - (آبدوز کشتی)
۱۸۵۱ء الیکٹرک لوکوموٹیو	۱۸۹۵ء بے تار برقی -
۱۸۶۷ء ڈائنامیٹ	۱۹۰۳ء ہوائی جہاز -
۱۸۷۳ء ٹائپ مشین	

طبقۂ نسواں کی مندوب گول میز کانفرنس

بیگم شاہنواز

بیگم شاہنواز پنجاب کے نامور زعیم سر محمد شفیع مرحوم کی صاحبزادی ہیں۔ طبقۂ نسواں کی نمائندگی کے لئے حکومت ہند نے آپکو گول میز کانفرنس کا دوبارہ مندوب نامزد کیا ہے۔ آپ نہایت قابل خاتون ہیں۔ حال ہی میں حکومت نے آپکو لاہور میونسپل کمیٹی کا نامزد ممبر مقرر کیا ہے آپ نہایت عمدہ انگریزی بولتی ہیں۔ بعض مذہبی حلقوں میں افسوس کیا جاتا ہے کہ فتنہ تفریح کی رو میں بہہ کر اپنے پردہ کو خیرباد کہہ چکی ہیں۔ اور کبھی کبھی پردہ کے خلاف بھی لب کشا ہوتی ہیں۔ گو پچھلے دنوں ہی ایک تقریر کے دوران میں آپ نے تسلیم کیا کہ میری دادی صاحبہ باوجود پردہ میں ہونے کے بے پردہ عورتوں سے زیادہ زبردست خاتون تھیں۔ بہرحال سر محمد شفیع جو تمام اسلامی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہے تھے۔ ان کی صاحبزادی سے ہمیں یہ توقع بجا طور پر ہوسکتی ہے کہ اگر انہوں نے خود پردہ چھوڑا ہے تو ان کے لئے ضروری نہیں۔ کہ اسلامی پردہ کے خلاف آواز اٹھائیں۔ اسوقت میں پردہ کی بحث میں پڑنا نہیں چاہتا۔ اس کے لئے علیحدہ مضمون کی ضرورت ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہلی گول میز کانفرنس کے بعد آپ نے ہمارے کالج میں ایک دلچسپ تقریر کی۔ آپکی تقریر بہت پسند کیگئی آپ نہایت شستہ تقریر کرتی ہیں۔ ناظرین کے فائدہ کیلئے اسکا خلاصہ درج ذیل کرتا ہوں:۔

"معزز صدر، بہنو اور بھائیو۔ میں جب تقریر کرنے کے لئے اس ہال میں آئی۔ تو ایک رفیق نے مجھ سے دریافت کیا کہ تمکو کیا حق ہے۔ کہ اپنے آپکو ہندوستان کا نمائندہ کہو جبکہ ہندوستان نے آپکو اپنا نمائندہ منتخب نہیں کیا۔ اپنے بھائی کی آگاہی کیلئے عرض کرتی ہوں کہ ہم نے دعویٰ ہی کب کیا ہے کہ ہم منتخب شدہ نمائندے ہیں۔ گورنمنٹ نے ہمیں نمائندہ سمجھا اسلئے منتخب کر دیا۔

دوسری بات جو میں عرض کرنا چاہتی ہوں۔ وہ یہ ہے کہ مسٹر گاندھی اور دیگر تمام محب وطن ہندوستانی انگلستان کی تبدیلیٔ دل کے خواہشمند تھے کہ ابتک انگریزوں کا جو رویہ ہندوستان کے متعلق رہا ہے اس میں تبدیلی ہونی چاہیئے میں خوش ہوں کہ میرے تجربے نے بتادیا کہ جس تبدیلی کی ہمیں خواہش تھی وہ ان لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو گئی اور جس سرگرمی اور خلوص سے ان لوگوں نے ہمارا استقبال کیا اور محبت اور لطف سے پیش آئے۔ جس ہمدردانہ طریق سے انہوں نے ہماری باتیں سنیں۔ اور اپنی مشکلات بیان کیں۔ ان سب سے مجھے یقین ہو گیا کہ ایک قابل قدر و ذکر تبدیلی پیدا ہو چکی ہے۔

بہنو اور بھائیو گول میز کانفرنس کے نتیجے میں جو کچھ ہم لوگ آپکے واسطے لائے ہیں اسکے متعلق میں یہ نہیں کہتی کہ آپ اسکو فوراً منظور کرلیں۔ بلکہ میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ آپ اسپر ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں۔ اگر ماننے کے قابل ہو تو مان لیں۔ نہ ماننے کے قابل ہو تو رد کر دیں۔ مگر ایک دفعہ سکون اور ٹھنڈے دل سے غور ضرور فرمائیں۔

حضرات۔ کوئی دستور کوئی اصلاحات اور کوئی آزادی آپکو فائدہ نہیں دے سکتی۔ جبتک آپ اسکے لائق نہ ہوں۔ اگر زمین ہی شورزار اور ناقص ہو تو بیج خواہ کیسا ہی عمدہ ہو۔ اس میں پڑکر ضائع ہو جائیگا۔ اس لئے اس امر کی سخت ضرورت ہے۔ کہ آپ ہندوستان کی معاشرتی اصلاح کے لئے کوشاں ہوں۔ کوئی قوم کوئی ملک کوئی تمدن کوئی سیاست اور مذہب اُسوقت تک ترقی نہیں کرسکتا۔ جبتک امن نہ ہو۔ آج ہندوستان کے فرزندوں کو سب چیزوں سے بڑھکر یکجہتی اور اتحاد کی ضرورت ہے۔ آج ہمارے ملک میں ہزاروں معاشرتی برائیاں ہیں۔ مثلاً بچپن کی شادی، پردہ (رواجی پردہ راقم) اور بیوہ کی شادی نہ کرنی یہ سب برائیاں ایسی ہیں جو ہماری ترقی کے راستہ میں زبردست روک ہیں

ہندوستان کے افق پر جلد ہی ایک سورج طلوع ہونے والا ہے۔ ہندوستان کا دستور اساسی بدلنے والا ہے۔ مگر میں آپکو یقین دلاتی ہوں۔ کہ اگر ہندوستان کو کچھ ملا تو اس میں برطانوی عورتوں کا بھی بہت بڑا حصہ ہوگا۔ ہمارے جذبات اور خواہشات اور امنگوں سے جو ہمدردی کا سلوک انہوں نے کیا۔ میں اس کی بیحد ممنون ہوں۔

میں مسٹر رمزے میکڈانلڈ وزیر اعظم کی بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشکور ہوں۔ اور اگر کانفرنس کامیاب ہوئی۔ جیساکہ ہمیں یقین ہے۔ کہ ضرور کامیاب ہوگی۔ تو اس کی کامیابی میں ایک بڑا حصّہ اس انسان کا ہوگا۔ اور جب ہندوستان اور انگلستان کی تاریخ لکھی جائے گی۔ تو اس وزیر اعظم کا نام نہ صرف اس سنہری تاریخ میں لکھا جائیگا۔ بلکہ سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔ میں انگلستان کی مہمان نوازی کی بیحد ممنون ہوں۔ انہوں نے ہم سے انتہائی محبت، پیار اور ہمدردی کا سلوک کیا۔ میرے پاس لفظ نہیں کہ میں اپنے قلبی جذبات امتنان کا اظہار کرسکوں۔

میں جب انگلستان گئی تو گول میز کانفرنس میں شامل ہونے کی نیت سے نہیں گئی تھی۔ بلکہ اپنے محترم والد کی سکرٹری بنکر گئی تھی۔ میں فرانس میں تھی کہ مجھے کانفرنس میں شمولیت کی دعوت موصول ہوئی جب دعوت نامہ موصول ہوا۔ تو میرا تصور مجھے ہندوستان لے گیا۔ اور مجھے اپنی بہنیں یاد آئیں جو کہ جیل خانوں میں زندگی بسر کررہی ہیں۔ میری آنکھوں میں آنسو آگئے۔ اور مینے اپنے دل سے کہا کہ کیا اس حالت میں میرے لئے مناسب ہے۔ کہ میں اس دعوت کو قبول کروں۔ میں دیر تک ان خیالات میں محو رہی۔ دل انکار کرتا تھا اور سر اصرار آخر مینے اپنے دل سے کہا کہ میری بہنوں نے ایک راستے کو صحیح سمجھا۔ اور وہ اسپر گامزن ہوگئیں، جب میں ایک چیز کو درست سمجھتی ہوں۔ تو کیوں اُسے اختیار نہ کروں۔ یہ سوچ کر مینے وہ دعوت قبول کرلی۔

بہنو اور بھائیو۔ میں آپکی ممنون ہوں۔ کہ آپ لوگوں نے سکون کے ساتھ میرے خیالات کو سنا"

اسکے بعد صدر جلسہ نے چند صدارتی الفاظ کہے جن میں بیگم شاہ نواز کو خراج تحسین ادا کیا۔ اور کہا کہ "ہندوستان آپ پر فخر کرسکتا ہے۔ آپنے کانفرنس میں بے حد قابلیت سے کام کیا۔ ہر ہفتہ آپکی کوئی نہ کوئی تصویر، ملاقات یا تقریر ضرور اخبارات میں نظر آتی تھی۔ آپنے طبقۂ نسواں کی نمائندگی بھی نہایت عمدگی سے کی۔ جس کی وجہ سے ہم سب آپکے ممنون ہیں"

(عبدالوہاب عمر گورنمنٹ کالج لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت نانی اماں صاحبہ کا انتقال

یہ خبر نہایت غم اور افسوس کیساتھ پڑھی جائیگی۔ کہ شب درمیان ۲۳، ۲۴ نومبر حضرت نانی اماں صاحبہ (والدہ ماجدہ حضرت ام المؤمنین سلمہا ربہا) کا انتقال ہوگیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون مرحومہ مغفورہ نے ۸۰ سال کے قریب عمر پائی۔ اللہ تعالےٰ نے آپکو دینی دنیوی انعامات سے بہرہ ور کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس زمانے کے مامور سے نسبت صہری کچھ کم شرف کی بات نہیں۔ آپنے اپنی زندگی کو نہایت اخلاص و دینداری و تقوٰی و طہارت سے گذارا۔ (حضرت میر ناصر نواب صاحب نے آپکو خطاب کرتے ہوئے ایک نظم لکھی تھی جسمیں انکے اکثر اوصاف کا ذکر تھا۔ وہ نظم کسی مصباح میں چھاپ دونگا) اور اپنے سامنے* اولاد۔ اولاد کی اولاد۔ اور پھر ان کی اولاد در اولاد یعنے بیٹے بیٹی۔ پوتے پوتیوں۔ پڑپوتے پڑپوتیوں۔ نواسے۔ نواسیوں۔ پڑنواسے پڑنواسیوں کا ایک کثیر کنبہ دیکھا۔ غرض نہایت خوش نصیب بخت بیدار خاتون تھیں۔ اللہ تعالےٰ آپکو جنت الفردوس میں بھی اعلیٰ سے اعلےٰ مقامات اور انعامات سے مشرف کرے۔

*۔ پانچ پشتیں

نمائش دستکاری خواتین

مکرمات و محترمات السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ:- اللہ تعالےٰ کے فضل کے ساتھ پھر نمائش دستکاری کے دن آ گئے ہیں۔ نمائش دستکاری کیا آپکو ثواب دلانیکے دن آ رہے ہیں۔ اسلئے کہ اسمیں دنیاوی غرض و غائیت و مقصد کو قطعاً گنجائش نہیں۔ بلکہ مفاد اسلام مدّ نظر ہے۔ چونکہ علے العموم نمائشی اشیار تیار کرنے کیلئے وقتاً فوقتاً اعلان ہوتے رہے تاہم بامید تمنّا ہوں۔ کہ تمام بہنوں نے نمائشی اشیار تیار کرنے میں خوب جانفشانی سے کام لیا ہوگا۔ اور تن دہی سے اس امر کی کوشش کی ہوگی۔ کہ اس سال کی نمائش دستکاری گذشتہ سالوں کی نمائشوں سے بڑھکر بارونق ہو۔ تمام جگہ کی لجنات کو چاہیئے۔ کہ تمام بہنوں کو یہ تحریک ضرور کریں۔ کہ ہر بہن نمائش میں حصہ لیکر اسے بارونق کرنیکی کوشش کرے۔ چونکہ نمائشی اشیار کا اندراج رجسٹر او حساب کتاب بہت ہوتا ہے۔ اسلئے آپ سب سے مؤدبانہ ملتمس ہوں۔ کہ جو چیزیں ہمیں پندرہ دسمبر تک وصول ہونگی وہ برائے انعام کمیشن انعامی فیصلہ کنندہ کے سامنے پیش کیجائیں گی یعنے ان کو انعام میں لے لیا جائے گا اور جو ۲۰ دسمبر تک دستیاب ہونگی وہ درج رجسٹر ہو کر نمائش میں لیجائینگی۔ اور جو دسمبر کے بعد ملینگی ہم انکی ذمہ دار نہیں بن سکتیں کیونکہ ۲۳-۲۴ دسمبر کو نمائش لگانے کا کام شروع ہو جاتا ہے۔ ہاں بیرون ہند کی اشیار نمائشی اس میعاد متعینہ میں مستثنےٰ ہوں گی۔ ارسال کردہ اشیار نمائشی کے ساتھ مفصّل خط ان کی اصل لاگت کے متعلق ہونا چاہیئے۔ چونکہ بعض بہنیں اصل و نفع سب ترقی اسلام میں دیدیتی ہیں۔ اسلئے اس کی بھی تفصیل ساتھ ہوتی لازماً ضروری ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل کیساتھ ہر ایک بہن کو اس کار خیر میں حصہ وافر لینے کی توفیق عطار فرماوے۔ آمین۔

تمام اشیار نمائشی محترمہ ام طاہر احمد صاحب جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان ارسال فرماویں۔ اطلاعاً عرض ہے۔

والسلام

المعلنہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مریم نائبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان